روضۂ رسول پاک ﷺ کی حفاظت کا حیرت انگیز واقعہ
اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب

از: عبدالماجد یوسف بھگت
نیوکراچی، پاکستان

تاریک شب ہے، غیرملکی ایوان میں لوگوں کا رش لگا ہوا ہے، بہت اہم مسئلہ پر بحث ہورہی ہے، سب کے سب غیرمسلم ہیں، کا فرمما لک کے بڑے بڑے بادشاہ، وزرار، فلاسفر، حکمار اور دانش ورجمع ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف انتہائی بھیانک اور خوف ناک منصوبہ بنارہے ہیں۔

یہ ۵۵۷ھ کا زمانہ ہے، سردیوں کی ٹھٹھرتی رات ہے۔ عالم اسلام کے فرماں روا امیرالمؤمنین سارا دن امور مملکت میں مصروفیت کے باعث شام چڑھے تھک چکے ہیں، رعایا بھی میٹھی نیند کی آغوش میں جاچکی ہے؛ مگر امیرالمؤمنین شدید تکان اور تھکن سے چکنا چور ہونے کے باوجود اپنے پروردگار کی خوشنودی اور اُسے دن بھر کی روئیداد سنانے کے لیے مصلے پر سجدہ ریز ہیں۔ عبادت ومناجات سے فراغت کے بعد کچھ دیر اتباع سنت صلی اللہ علیہ وسلم میں آرام کرنے کے لیے لیٹے ہی ہیں کہ اچانک رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے، جو ایک مسلمان کے لیے ہفت اقلیم کی سلطنت سے بھی زیادہ حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو موت سے پہلے یہ دولت ضرور نصیب فرمائے۔ آمین

امیرالمؤمنین پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوہی رہے تھے کہ اسی دوران میں پیارے نبی کے ساتھ دو چہرے اور نظر آنے لگے، مگر یہ کیا ان پر تو نحوست کی پرچھائیاں بہت واضح تھیں۔ امیرالمؤمنین حیرت میں ڈوب گئے کہ اتنے مکروہ اور ناپسندیدہ چہرے آخر کس کے ہیں؟ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیرالمؤمنین کو متوجہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”مجھے ان دو شخصوں نے بہت ایذا دے رکھی ہے، جلد مجھے ان شیطانوں سے نجات دلاؤ!“

امیرالمؤمنین گھبرائے ہوئے بیدار ہوجاتے ہیں، نیاوضو کرکے اور دو رکعت نماز پڑھ کر واپس نیند کی وادیوں میں اُتر جاتے ہیں، کچھ ہی دیر گزرتی ہے کہ پھر وہی منظر آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگتا ہے۔ پھر گھبرائے ہوئے بیدار ہوتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور پھر آرام کے لیے لیٹ جاتے ہیں؛ مگر اب بھی وہی منظر آنکھوں کے گرد گھومنے لگتا ہے۔ تین بار یہ حیرت انگیز واقعہ پیش آیا تو امیرالمؤمنین کی پریشانی میں بے پناہ اضافہ ہوگیا۔

اب امیرالمؤمنین اللہ کے سامنے خوب گڑگڑائے اور انتہائی رقت آمیز لہجہ میں بارگاہِ الٰہی میں التجا کرنے لگے کہ اے اللہ! یہ کون لوگ ہیں جنھوں نے میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی ہے اور اس خواب کا کیا مطلب ہے، آخر یہ کیا ماجرا ہے؟ اے اللہ! مجھ بے بس اور لاچار کی مکمل دستگیری فرما کہ اسلامی دنیا کا بار (بوجھ) میرے کندھوں پر ہے، بیشک اس خواب نے مجھے ایک سخت آزمائش میں ڈال دیا ہے؛ لیکن اے اللہ! تو میری راہنمائی کرے تو ان شاء اللہ مجھے اس آزمائش میں سرخ روئی نصیب ہوگی، اے اللہ! مجھے اس معاملے میں کامیابی اور کامرانی نصیب فرما!

ان دل سوز فریادوں کے بعد امیرالمؤمنین نے اپنے انتہائی دانا اور زیرک وزیر جمال الدین موصلی کو فوراً دربارِ خلافت میں طلب کرلیا۔ امیرالمؤمنین کے چہرے پر پریشانی کے آثار اُنھوں نے حاضر ہوتے ہی بھانپ لیے، اور امیرالمؤمنین کی پریشانی دیکھ کر ان کے چہرے کا بھی رنگ اڑ گیا، دھڑکتے دل اور لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ دریافت کیا، عالم پناہ! کیا ماجرا ہے، کیوں اس قدر غم زدہ اور افسردہ ہیں؟

امیرالمؤمنین نے اپنی شب بیتی سنائی اور انتہائی پریشانی سے اپنے اس عقل مند وزیر سے کہا، مجھے کوئی مشورہ دو کہ اب میں کیا کروں؟ اس لیے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار خواب میں آنا اور ہر بار ایک ہی بات فرمانا کہ مجھے ان دو شخصوں سے نجات دلاؤ! کوئی معمولی بات نہیں ہے، یہ کسی بڑے خطرے اور اسلام کے خلاف کسی بڑی سازش کی طرف الہامی اشارات ہیں۔

جمال الدین موصلی نے کچھ دیر ٹھہر کر کہا کہ عالم پناہ! لگتا ہے مدینہ منورہ میں کوئی اہم واقعہ ہونے والا ہے، ہمیں بغیر کسی تاخیر کے فوراً از خود مدینہ منورہ حاضر ہوجانا چاہیے۔ اس مشورے کے ساتھ ہی امیرالمؤمنین نے ہنگامی بنیادوں پر مدینہ منورہ روانگی کی منادی کروادی اور دمشق کے تیس نامور اور جہاں دیدہ قسم کے افراد پر مشتمل ایک قافلے کی ہمراہی میں انتہائی سبک رفتار سواریوں پر

مدینہ منورہ کی جانب چل پڑے اور تقریباً سولہ روز کی مسافت کے بعد آپ مدینہ منورہ کی پرنور فضاؤں میں پہنچ گئے۔

مدینہ طیبہ میں روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک حجرے میں مغربی ملک سے آئے ہوئے دو مہمانوں کی رہائش ہے، لوگوں میں ان کی بڑی شہرت ہے اور نیک نامی سے لوگ ان کا ذکر کرتے ہیں؛ کیوں کہ انھوں نے مدینہ منورہ حاضر ہونے کے بعد اسی حجرے کو اپنا مسکن بنایا ہوا ہے، ان کی عبادت اور زہد وورع کے سارے مدینے میں خوب چرچے ہیں، چھوٹا بڑا، مرد وعورت، جوان و بوڑھا ہر کوئی ان مغربی مہمانوں کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ سوائے نماز اور روضۂ اقدس اور جنت البقیع کی زیارت کے اور کسی بھی کام کے لیے یہ اپنے حجرے سے باہر نہیں نکلتے۔ نیز ان کی سخاوت اور صدقہ وخیرات سے نہ صرف مدینہ منورہ کے لوگ فیض اٹھا رہے ہیں؛ بلکہ اطراف کے دور دراز علاقوں میں بھی ان کی سخاوت سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لوگ ان مغربی مہمانوں کی عبادتوں، ریاضتوں اور سخاوتوں سے بے حد متاثر ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں رہ کر بھی اتنی عبادت نہ کرسکے اور مغرب کے ان مہمانوں نے ایسی مثال قائم کردی جس کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے تھے۔

مدینہ منورہ کے گورنر نے ایک بڑے لاؤلشکر اور استقبالی ہجوم کے ہمراہ امیر المؤمنین کی مدینہ منورہ آمد پر شہر سے باہر نکل کر انتہائی شان دار اور والہانہ عقیدت کے ساتھ استقبال کیا۔ امیر المؤمنین نے رسمی گفتگو کے بعد گورنر کو اپنی آمد اور حاضری کے مقصد سے آگاہ کیا۔ امیر المؤمنین نے اپنے تیس رکنی وفد کے ہمراہ گورنر اور مدینہ منورہ کے معزز افراد سے باہمی مشاورت کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ خواب میں جن دو شخصوں کو دکھایا گیا ہے اُن تک رسائی کا طریقہ یہ ہے کہ مدینہ کے ہر ہر فرد کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، بوڑھا ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت، ہر کسی کو شاہی دعوت نامہ دیا جائے کہ امیر المؤمنین دارالخلافہ سے روضۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے تشریف لائے ہیں، زیارت کے بعد تمام اہلِ مدینہ کی امیر المؤمنین کی طرف سے ایک پرتکلف ضیافت کا اہتمام کیا گیا ہے، جس میں بعد ازاں امیر المؤمنین خود اپنے ہاتھ سے ہر ایک کو ہدایا اور تحائف تقسیم کریں گے، لہٰذا اس دعوت میں مدینہ منورہ کا ہر فرد اپنی حاضری کو یقینی بنائے۔

امیر المؤمنین زیارت روضۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہونے کے بعد شاہی مہمان خانے میں تشریف لائے، جہاں پہلے سے سب اہلِ مدینہ باادب تشریف رکھتے تھے، طعام

کا سلسلہ شروع ہوا، پھر ہدایا اور تحائف کی تقسیم کا مرحلہ آیا، ہر ہر شخص کو امیر المؤمنین نے خود اپنے دست مبارک سے ہدیے دیے اور ہر ایک کو خوب غور سے دیکھنے لگے، تمام باشندگانِ مدینہ ہدایا لے کر فارغ ہوگئے؛ مگر وہ دو چہرے نہیں دکھائی دیے جن کے لیے یہ سارا انتظام کیا گیا تھا۔

امیر المؤمنین بے حد پریشان ہوگئے، گورنر سے کہا کہ کیا اور کوئی باقی تو نہیں رہ گیا، کیا سب ہی نے شرکت کی ہے؟ گورنر نے کہا کہ سوائے دو آدمیوں کے باقی سب ہی نے شرکت کی ہے۔ دو بزرگ ہیں جو عبادت گزار ہونے کے ساتھ گوشہ نشین بھی ہیں، مالدار بھی ہیں؛ اس لیے عام طور پر نہ کسی سے ملتے جلتے ہیں اور نہ ہی کسی کی دعوت پہ جاتے ہیں، اسی وجہ سے ہم نے بھی اُنھیں اس شاہی دعوت میں مدعو نہیں کیا کہ کہیں اُن کی عبادت میں خلل واقع نہ ہوجائے۔

امیر المؤمنین کا پارہ چڑھ گیا کہ جب کہا گیا تھا کہ کوئی باشندہ باقی نہ چھوڑا جائے تو اُنھیں کیوں یہاں مدعو نہیں کیا گیا۔ گورنر نے حکم کی تعمیل میں فوراً اُنھیں بھی ایوان میں بلوا بھیجا اور امیر المؤمنین سے اُنھیں ملوایا۔ امیر المؤمنین کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ خواب میں اُنھوں نے جن دو چہروں کو دیکھا تھا وہ منحوس اور مکروہ چہرے انہی دو آدمیوں کے تھے۔

امیر المؤمنین نے اُن سے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو؟ اُنھوں نے کہا کہ ہم دیارِ مغرب کے باشندے ہیں اور حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد یہاں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے، بس تب سے یہاں کی پرنور فضاؤں کا چھوڑنا ہمارے لیے مشکل ہوگیا ہے۔

امیر المؤمنین نے سختی سے کہا کہ یہ سفید جھوٹ ہے، جو اصل حقیقت ہے اُس سے آگاہ کرو ورنہ سنگین نتائج کے لیے تیار ہو جاؤ! یہ دونوں گھبرا گئے اور اسی گھبراہٹ میں اپنے دل کی اصل حقیقت سے مطلع کردیا کہ درحقیقت ہم دونوں یہودی ہیں اور ہمیں ایک اہم مشن کے لیے یہاں بھیجا گیا ہے اور وہ سازش انتہائی بھیانک ہے کہ کسی طرح ہم تمھارے رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا جسم اطہر اُن کے روضہ سے نکال کر مشن پر روانہ کرنے والی اسلام مخالف کفریہ طاقتوں تک پہنچادیں، جب مسلمانوں کی عقیدتوں اور محبتوں کے مرکز میں اُن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں ہوں گے تو مسلمانوں کی ہمتیں اور حوصلے پست ہوجائیں گے، پھر عالِم اسلام کو شکست دینا کوئی مشکل کام نہیں رہے گا؛ چناں چہ ہم جسمِ اطہر کو چوری کرنے کے لیے آئے ہیں۔

ایوان میں موجود تمام افراد کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور سب دنگ رہ گئے کہ مدینہ منورہ میں اتنی بھیانک اور خوفناک سازش کی اتنے عرصے سے تیاری ہو رہی ہے اور مدینے کے

لوگ اس سے بالکل غافل ہیں۔ امیر المؤمنین کے سامنے گورنر مدینہ اور معزز شہریوں کے سر شرمندگی سے جھک گئے اور امیر المؤمنین سمیت ہر فرد کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں کہ ہم خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ہمارا دشمن ہمارے دین کی بنیادوں کی بیخ کنی میں اس قدر جری اور باہمت ہوگیا جو آج ہمیں اس ذلت کا سامنا کرنا پڑا، گو کہ اللہ تعالیٰ نے بروقت ہماری دستگیری فرما کر باطل قوتوں کے مذموم منصوبوں کو خاکستر کردیا؛ لیکن اس سے ہمیں ایک بہت بڑا سبق بھی مل گیا کہ کافر اور باطل قوتوں سے کبھی بھی کسی بھی قسم کی خیر کی توقع رکھنا عبث ہے اور اُن سے غافل رہنا مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

امیر المؤمنین اِن مکاروں کو لے کر اُن کے شیطانی حجرے میں داخل ہوئے اور ہر ہر چیز کا خوب باریکی سے جائزہ لیا؛ مگر کوئی خاص چیز دکھائی نہیں دی، بالآخر حجرے سے نکلتے ہوئے اپنے پاؤں کے نیچے پڑی ہوئی چٹائی کو ہٹایا تو سب کی آنکھیں کھل گئیں۔ نیچے ایک بڑا سوراخ نظر آیا جس میں ایک انسان آرام سے اُتر سکتا تھا، امیر المؤمنین اندر اُترے تو چونک گئے کہ نیچے تو بہت بڑی سرنگ ہے، آپ اندر چلتے چلے گئے اور جب سرنگ کے کنارے پر پہنچے تو انگشت بدنداں دیکھتے ہی رہ گئے کہ اُس کا آخری سرا روضۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوار تک پہنچ چکا ہے، ایک دن بھی مزید تاخیر ہوتی تو دشمن اپنی سازش میں کامیاب ہوجاتے؛ بلکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر المؤمنین کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک بھی دکھائی دیے۔

امیر المؤمنین اندر سے آبدیدہ حالت میں واپس ہوئے اور روضۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں اطراف میں سیسہ پلائی ہوئی فولادی اور آہنی دیواریں تعمیر کروائیں؛ تاکہ آئندہ کوئی خبیث الفطرت اس طرح کی غلیظ حرکت کرنے کی کوشش بھی کرے تو اُسے کامیابی حاصل نہ ہو۔ بعد ازاں اُن دونوں نام نہاد بزرگوں کو جو یہودی اور شیطان تھے، ایسی عبرت ناک سزائیں دے کر جہنم رسید کروادیا کہ آئندہ کوئی بھی ایسے ناپاک اقدام کا تصور بھی نہ کرے۔

معزز قارئین! کیا آپ جانتے ہیں کہ روضۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور جسم اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی عظیم ترین سعادت حاصل کرنے والے مسلمانوں کے یہ امیر المؤمنین کون تھے؟ یہ امیر المؤمنین حضرت ''نورالدین زنگی'' رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُلفت، عقیدت، محبت اور اُن کی مکمل اطاعت نصیب فرمائے! (آمین)

❁ ❁ ❁